

آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی نقوی غفران مآب کے خدمات پر لکھنؤ میں سیمینار

۱۹ مئی ۲۰۱۴ء مطابق ۱۹ رجب ۱۴۳۵ھ بروز بدھ چھوٹا امام باڑہ حسین آباد لکھنؤ میں دلدار علی غفران مآب فاؤنڈیشن کی جانب سے ایک عظیم الشان سیمینار آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآب کی دو سو سالہ برسی پر منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں علماء و دانشور حضرات کے علاوہ مومنین نے شرکت کی۔ چھوٹے امام باڑے میں منعقدہ سیمینار کا تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا اس کے بعد استقبالیہ تقریر کرتے ہوئے دلدار علی غفران مآب فاؤنڈیشن کی بانی مولانا سیف عباس نقوی نے کہا کہ آج دو سو سال گزرنے کے بعد بھی حضرت غفران مآب کے آثار موجود ہیں یہی ان کی حیات کی دلیل ہے۔ مولانا نے غفران مآب کی صد سالہ یادگار پر علامہ سید غلام حسنین کنٹوری کے جملوں کو دہراتے ہوئے کہا کہ غفران مآب نے دین کا چراغ گھر گھر میں روشن کر دیا جس کو آج تک ایک مہینہ کم سو برس گزرے، مگر آج بھی ہمارے ملک میں ایک ہزار سے زیادہ علمائے دین موجود ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا نے مفتی سید محمد قلی کی تحریروں کے حوالے سے کہا کہ ان کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے پہلے مجتہد جامع الشرائط و مرجع تقلید و مسند اجتہاد آراستہ کر کے درس اجتہاد دینے والے جناب غفران مآب ہی تھے اس کے علاوہ مولانا سیف عباس نے انتصار الاسلام صفحہ ۳۰ کے ایک اقتباس کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ علامہ کنٹوری تحریر فرماتے ہیں کہ اشاعت دین اور تائید اسلام جس قدر

کثرت سے ہوئے اس کو کون نہیں جانتا مگر ہم پر حضرت غفران مآب کے احسانات کا شکریہ کرنا واجب ہے جن کی بدولت ہم اس قابل ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ خاندان نجم المملکت کی عظیم شخصیت علامہ سید محمد رضی مجتہد اور دیگر علماء کی تحریروں میں مستقل اس بات کا تذکرہ ملتا ہے کہ نماز جمعہ اور نماز جماعت ۲۰۰ھ میں جناب غفران مآب نے قائم کی تھی استقبالیہ کلمات کے بعد سیمینار کا افتتاح جتہ الاسلام مولانا سید حمید الحسن صاحب قبلہ پرنسپل جامعہ ناظمیہ لکھنؤ نے کیا اور صدارت مفکر اسلام ڈاکٹر مولانا سید کلب صادق صاحب قبلہ نے کی افتتاحی تقریر کرتے ہوئے مولانا سید حمید الحسن صاحب نے علم کی افادیت پر زور دیا اور جناب غفران مآب کی تصنیف عماد الاسلام کی خصوصیات کو بیان کیا۔ مولانا نے کہا کہ علم کلام پر یہ ایسی کتاب ہے جس کی نظیر ممکن نہیں ہے اور فرمایا کہ دنیا میں کتب اربعہ کے بعد اس کتاب کا جواب نہیں نیز فرمایا کہ غفران مآب ہندوستان کے پہلے مجتہد جامع الشرائط اور نماز جمعہ و جماعت کے بانی ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا نے خاندان اجتہاد کے علماء کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر کلب صادق صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر انسان کے لئے علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جس کی مثال آج ہمارے سامنے موجود ہے کہ ہم جناب غفران مآب کی دو سالہ یاد منا رہے ہیں اور ان کا علم ان کو قیامت تک زندہ رکھے گا۔ انہوں نے جناب غفران مآب کی

تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مختلف موضوعات پر کتب تحریر کرتے ہوئے عزائے سید الشہداء کی طرف لوگوں کی خاص توجہ مرکوز کرائی اور ہم آج جس انداز میں عزاداری کو دیکھتے ہیں وہ طرز جناب غفران مآب کا دیا ہوا ہے عزت مآب راجہ محمد امیر محمد خاں آف محمود آباد نے تقریر کرتے ہوئے اپنے خاندان اور خاندان اجتہاد کے روابط کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ جناب غفران مآب نے جس مسند علم کو سجایا تھا آج اسی کی برکت اور فیوض کا اثر ہے کہ ہر شہر اور گاؤں میں مسند علم بچھی ہوئی ہے اور علم تقسیم ہو رہا ہے۔ راجہ صاحب نے خاص بات یہ کہی کہ غفران مآب کا نجف اشرف کے علماء و عوام پر احسان ہے وہاں کی آبادی بہت مختصر تھی غفران مآب نے نہر آصفی جب بنوادی تو وہاں کی آبادی کئی گنا بڑھ گئی اور وہاں معلمین، متعلمین و مومنین کی تعداد میں جو اضافہ ہوا اور ہوتا رہے گا اس کا ثواب غفران مآب کو مستقلاً ملتا رہے گا جناب مولانا ابن علی صاحب واعظ، مولانا سید جابر جو راسی وغیرہ نے بھی غفران مآب کی حیات اور خدمات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں جناب غفران مآب کے ایصال ثواب کے لئے مجلس منعقد ہوئی جس کو قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب نے خطاب کیا پروگرام کے ابتدائی مراحل میں سٹیج پر موجود علماء کے ذریعہ حضرت غفران مآب پر مشہور صحافی سید حسین افسر نقوی کے مرتب کردہ سونیرہ کارسم اجراء ہوا۔ نظامت کے فرائض جناب قیصر جو پوری صاحب نے انجام دیئے۔